مقالات ومضامین

علمائے کرام پر عیسائیت سے خفیہ معاہدہ کرنے کے الزام کی حقیقت

مولانا محمد حنیف جالندھری
(ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان)

اس وقت پوری دنیا امن وعافیت سے محروم اور تشدد، انتہا پسندی اور ظلم وسفاکیت سے دوچار ہے، طاقتور ممالک اپنے جاہ واقتدار اور ملکی عصبیت اور مخصوص مقاصد کے حصول کے لیے کمزور قوموں اور ممالک کو کچلنے کی پالیسی پر عمل پیرا ہیں۔ پوری دنیا میں اقلیتوں کے ساتھ امتیازی سلوک روا رکھا جارہا ہے، بالخصوص مسلمان اس ظلم وبربریت کا زیادہ شکار ہیں۔ اسلامی نقطہ نظر سے حالت جنگ کے احکام ومسائل دوسرے ہیں، لیکن امن کی حالت میں کسی فرد کا خون بہانا یا اس کے مال عزت وآبرو کے درپے ہونا سخت ترین جرم اور گناہ ہے۔ اسلام انتقام ونفرت نہیں عفوو محبت کا دین ہے مگر بدقسمتی سے کچھ عرصہ سے اسلام کے خلاف منفی پروپیگنڈہ کی ایک معاندانہ مہم چلائی جارہی ہے اس کے ساتھ ساتھ فلسطین، عراق، کشمیر، افغانستان اور چیچنیا میں مسلمانوں کو گاجر مولی کی طرح کاٹا جارہا ہے۔ ان حالات میں مذہب سے محبت اور انسانیت کا درد رکھنے والے ہر شخص کی یہ دلی خواہش ہوگی کہ دنیا سے ظلم وجارحیت کا خاتمہ ہو، دہشت گردی، ناانصافی اور انتہاپسندی کا قلع قمع ہو، اقلیتوں پر ڈھائے جانے والے ناجائز مظالم کا سلسلہ بند ہو اور تمام آسمانی مذاہب کی تعلیمات کے مطابق عفوودرگزر، عدل وانصاف اور اخوت ومحبت کی عالمی فضا قائم ہو۔

جون ۲۰۰۴ء میں ناروے حکومت کی دعوت پر مدارس کے مثبت تعارف اور غلط فہمیوں کے ازالہ کے سلسلہ میں علماء کرام کا ایک وفد ناروے گیا۔ انہی دنوں پاکستان کے عیسائیوں کا دورکنی وفد بھی ناروے میں ایک نجی ادارے کی دعوت پر تھا۔ دونوں کے باہمی ملاقات میں امن عالم اور انسانیت کو درپیش جنگ اور دہشت گردی کے مسائل زیر بحث آئے اور امن عالم کے لیے باہمی اشتراک پر بات ہوئی، جس کے نتیجے میں مسلمانوں اور عیسائیوں کے نمائندوں نے ایک مشترکہ لائحہ عمل پر اتفاق کیا، جس کا حاصل جنگ وجدل اور دہشت گردی کے باعث پیدا ہونے والے مسائل ومصائب کے ازالہ کے لیے مذہبی رہنمائی کی ضرورت اور تمام آسمانی مذاہب کے درمیان مذہبی

رواداری، باہمی عزت واحترام، مذہب پر عمل اور امن کی فضا پیدا کرنے کی پرزور سفارش کی گئی تھی۔ چنانچہ اسی غرض کے لیے ۱۶ ستمبر ۲۰۰۴ء کو نیشنل لائبریری اسلام آباد میں بین المذاہب عالمی کانفرنس زیر اہتمام ورلڈ کونسل آف ریلجینز برائے عالمی امن وعدل اجتماعی منعقد کی گئی، جس کی صدارت صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف نے کی۔ اس کانفرنس میں مسلمانوں اور عیسائیوں کے مذہبی رہنماؤں نے رواداری اور باہمی مکالمہ (ڈائیلاگ) کی ضرورت پر زور دیا۔ صدر پاکستان نے اپنے خطاب میں دہشت گردی کی مذمت کی، لیکن مدارس کے کردار کو سراہا اور ان کی خدمات پر انہیں خراج تحسین پیش کیا۔

اس کانفرنس کی کامیابی کے بعد بعض پردہ نشینوں یا لبادہ پوشوں نے عامۃ الناس کو علمائے اہل حق سے متنفر کرنے کے لیے انجمن تحفظ مدارس دینیہ پنجاب کے فرضی نام سے ایک اشتہار روزنامہ ''نوائے وقت'' میں بعنوان ناروے میں علماء کا عیسائیت سے معاہدہ شائع کرایا، جس میں ارادتاً عام لوگوں کو گمراہ کرنے اور غلط فہمیاں پھیلانے کی کوشش کی گئی۔ عوام الناس میں اشتہار کی وجہ سے پیدا ہونے والی غلط فہمیوں کا ازالہ ضروری تھا اس لیے پوری ذمہ داری کے ساتھ چند وضاحتیں کی جارہی ہیں۔

ا۔ ناروے میں ہونے والے ایک معاہدہ پر علماء کرام نے مذہبی رہنماؤں کی حیثیت سے دستخط کیے تھے۔ دینی تنظیموں کے عہدیداران کی حیثیت سے نہیں، لہٰذا یہ اعتراض لغو ہے کہ انھوں نے اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ یا وفاق یا تنظیم یا رابطہ کے نام کو استعمال کیا جس کا انہیں، اختیار نہ تھا، جس کا واضح قرینہ یہ ہے کہ معاہدہ اوسلو پر دستخط کرنے والی کسی شخصیت کے نام کے ساتھ اس کے منصب یا عہدے کا تذکرہ نہیں، اسی طرح ۱۶ ستمبر ۲۰۰۴ء کو منعقدہ بین المذاہب عالمی کانفرنس بھی ورلڈ کونسل آف ریلجیز فار جسٹس اینڈ پیس کے زیر اہتمام منعقد کی گئی۔ وفاق یا اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ کا اس سے کوئی تعلق نہ تھا۔ کانفرنس کے دعوت نامہ میں بھی اتحاد تنظیمات یا وفاق المدارس العربیہ پاکستان کو قطعاً کوئی ذکر نہیں ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ مدارس دینیہ کا تحفظ اور دفاع ہم نے ہر محاذ اور فورم پر بفضلہ تعالیٰ کامیابی کے ساتھ کیا اور دینی مدارس کی آزادی، خودمختار اور حریت فکر وعمل کو بہر صورت برقرار رکھنے کی بھرپور کوشش کی ہے اس سلسلہ میں ہماری گزشتہ دس سال کی شبانہ روز مساعی کی شہادت الیکٹرانک، پرنٹ میڈیا اور وزارت مذہبی امور، وزارت تعلیم اور وزارت داخلہ کے ریکارڈ سے لی جاسکتی ہے ہم نے بحمد اللہ اپنے فرض سے کبھی کوتاہی یا غفلت نہیں برتی۔

۲۔ معاہدے میں مذہب وعقیدے پر عمل کی آزادی کی بات کی گئی ہے۔ یہ اس تناظر میں ہے خود اسلام نے

اقلیتوں کو اپنے اپنے مذاہب پر عمل کا حق دیا ہے۔ اکراہ و جبر سے روکا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واضح ارشادات اور خلفاء راشدین کا عمل اس پر شاہد ہے نیز پاکستان کی پہلی دستور ساز اسمبلی کی منظور کردہ قرارداد مقاصد اور تمام مکاتب فکر کے نمائندہ علماء کرام کے مرتب کردہ ۲۲ نکات میں بھی مذہبی آزادی کا ذکر صراحتاً ملتا ہے اور خود اس معاہدے میں یہ الفاظ موجود ہیں کہ ہر فرد کا یہ حق تسلیم کیا جائے کہ وہ پوری آزادی سے اپنے عقیدہ اپنے مذاہب اور اپنے مذہبی احکام پر عمل کر سکے اور دوسرے مذاہب وعقائد کی دل شکنی نہ ہو۔ ان الفاظ میں قادیانیوں کے لیے کسی قسم کی رعایت کا کوئی پہلو نہیں نکلتا اس کے اولاً معاہدہ میں اپنے عقیدے اور مذہب پر عمل کی بات کی گئی ہے، دوسرے کے مذہب کو استعمال کرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ ثانیاً یہ الفاظ پاکستان کے مخصوص حالات کی بجائے عالمی تناظر کو سامنے رکھتے ہوئے تحریر کیے گئے ہیں، تاکہ جن مغربی ممالک میں حجاب ودیگر شعائر اسلام پر پابندیاں عائد کی جارہی ہیں ان ممالک کو یہ احساس ہو کہ ان کے اپنے مذہبی رہنماؤں کے نزدیک بھی یہ عمل درست نہیں، رابعاً اگر قادیانی ان الفاظ سے کوئی مفاد اٹھانا چاہیں گے تو اس کی بھرپور مزاحمت کی جائے گی اور قادیانیوں کو شعائر اسلام استعمال کرنے کی ہرگز اجازت نہیں دی جائے گی، قادیانیوں کو کسی چور دروازے سے تحفظ دینے کی بات حاشیہ خیال میں بھی نہیں۔ قادیانیوں کو شعائر اسلام کے استعمال کی اجازت نہ پہلے تھی نہ آئندہ دی جاسکتی ہے لہٰذا یہ کہنا کہ مذہبی آزادی کے لفظ سے قادیانی فائدہ اٹھائیں گے بالکل غلط ہے۔

۳۔ عیسائیوں سے مذاکرات یا مکالمہ شرعاً ممنوع نہیں بلکہ سنت نبوی سے اس کا ثبوت ملتا ہے، خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل کتاب کے ساتھ مکالمات ومعاہدات فرمائے۔ صورۃ آل عمران کی ابتدائی تراسی آیات کا شان نزول اور تشریح وتفسیر کے بعد کسی اہل علم کو اعتراض کی گنجائش نہیں رہتی۔ اس وقت پوری دنیا میں مسلمانوں کا خون بہہ رہا ہے۔ ان حالات میں اگر عیسائی ہمارے ساتھ مل کر افغانستان، عراق اور فلسطین سے غیر ملکی فوجوں کے انخلاء کا مطالبہ کریں یا بالفاظ دیگر اپنے ہم مذہبوں کی خونریزی اور ظالمانہ اقدامات کی مذمت کریں تو اس میں شرعاً کیا قباحت ہے؟ اور یہ کس کے حق میں ہے؟ یہ واضح رہے کہ عالمی حالات کے پیش نظر سے مشاورت ومراجعت کی گئی تھی، ان حضرات نے مکالمہ بین المذاہب کو مسلمانوں کے مفاد میں وقت کی ضرورت قرار دیا۔ نیز یہ بھی ملحوظ رہے کہ معاہدہ اوسلو مسلمانوں کے ان مخلص مذہبی رہنماؤں کی کوششوں کے تسلسل کا نتیجہ ہے جو انھوں نے اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں عالمی سطح پر پائی جانے والی غلط فہمیوں کے تدارک کے لیے کی ہیں، ہم یہ معاہدہ مسلمانوں کو ابتلاء سے نکالنے، اسلام اور مسلمانوں پر لگائے گئے الزامات کو دھونے اور مدارس وعلماء کے بارے میں منفی

پروپیگنڈہ کے سدباب کے لیے کیا ہے، نیتوں کا علم علام الغیوب کو ہے، شرعاً اس پر کوئی اعتراض وارد نہیں کیا جاسکتا۔

۴۔ناروے کے دورے اور بین المذاہب عالمی کانفرنس کے اخراجات مسلمانوں اور عیسائیوں نے مشترکہ طور پر برداشت کیے اس سلسلے میں مالی مفادات حاصل کرنے کا الزام بے بنیاد ہے۔

۵۔صدر پاکستان نے بین المذاہب کانفرنس میں خطاب کرتے ہوئے اقلیتوں کے متعلق امریکی رپورٹ کو مسترد کرتے ہوئے کہا تھا کہ پاکستان میں اقلیتیں مکمل طور پر محفوظ ہیں اور انہیں مثالی حقوق حاصل ہیں۔البتہ ہمیں مغرب کو یہ یقین دہانی کرانا ہوگی کہ تحفظ ناموس رسالت ایکٹ اقلیتوں کے خلاف نہیں بنایا گیا۔اس کی وجہ سے انہیں اپنے آپ کو غیر محفوظ نہیں سمجھنا چاہیے۔ان کی یہ تقریر ریکارڈ پر ہے جسے کسی وقت بھی سنا جاسکتا ہے۔ جہاں تک تحفظ ناموس رسالت قانون میں ترمیم کا تعلق ہے صدر پاکستان نے اس سلسلہ میں کوئی بات نہیں کی، ناروے میں بھی تحفظ ناموس رسالت ایکٹ کے بارے میں پائی جانے والی غلط فہمیوں کو ہم نے بحمداللہ دینی حمیت کے ساتھ مسترد کیا اور واضح کیا کہ کوئی مسلمان توہین رسالت کو کسی صورت میں برداشت نہیں کرسکتا، اگر اس قانون کو منسوخ یا اس میں ترمیم کی گئی تو مسلمان توہین رسالت کے مرتکب فرد کو خود کیفر کردار تک پہنچائیں گے، جس میں یہ احتمال ہے کہ کسی فرد کے ساتھ زیادتی ہوجائے، اس لیے اقلیتوں کا فائدہ اسی میں ہے کہ یہ معاملہ عدالت کے دائرہ اختیار میں رہے۔ہم نے یہ بھی واضح کیا ہے کہ یہ قانون صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموس کے تحفظ کے لیے نہیں، بلکہ عیسیٰ علیہ السلام سمیت تمام انبیاء کرام علیہم السلام کے نام کے تحفظ کے لیے ہے اور اس طرح کے قوانین مغرب میں بھی موجود ہیں۔ بحمداللہ ہماری ان توضیحات کو تسلیم کیا گیا اور عیسائی رہنماؤں نے تحفظ ناموس رسالت ایکٹ کو بھی درست تسلیم کیا اسے منسوخ کرنے یا اس میں ترمیم کرنے کی کوشش کی گئی تو ہم مکمل مزاحمت اور بھرپور احتجاج کریں گے اور حکمرانوں کو اپنا ارادہ بدلنے پر مجبور کردیں گے۔

امید ہے کہ ان توضیحات کے بعد بعض عناصر کی طرف سے پھیلائی جانے والی غلط فہمیوں کا تدارک ہوجائے گا۔

ای وربی إنه لحق وفیه کفایة لمن کانت له درایة

☆☆☆